نمازِ تہجد شروع کرنے کے بعد چھوڑنا

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3139

تاریخ اجراء: 27ربیع الاول1446ھ/02اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر تہجد کی نماز پڑھنی شروع کی جائے تو روٹین سے پڑھنی ضروری ہے یا چھوڑ بھی سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز تہجد سنتِ مستحبہ اور شرعاً بہت پسندیدہ ہے۔ قرآن واحادیث میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اسے چھوڑنے والا بڑی فضیلت سے محروم ہوتا ہے، اور جو شخص تہجد کا عادی ہو اسے بلا عذر تہجد چھوڑنا مکروہ وناپسندیدہ ہے کہ حدیثِ پاک میں اس سے ممانعت کی گئی ہے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ اگر تہجد کا عادی، تہجد چھوڑدے تو وہ گناہ گار نہیں ہوتا۔

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا "یا عبد اللہ، لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل، فترك قیام اللیل"

ترجمہ: اے عبد اللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 1152، ج2، ص54، دار طوق النجاۃ)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "عشاء کے فرض پڑھ کر آدمی سورہے پھر اس وقت سے صبح صادق کے قریب جس وقت آنکھ کھلے دو رکعت نفل صبح طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لے تہجد ہو گیا، اقل درجہ تہجد کا یہ ہے اور سنت سے آٹھ رکعت مروی ہے اور مشائخ کرام سے بارہ اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو ہی رکعت پڑھتے اور ان میں قرآن عظیم ختم کرتے، غرض اس میں کمی بیشی کا اختیار ہے، اتنی اختیار کرے جو ہمیشہ نبھ سکیں اگرچہ دو ہی رکعت ہو، کہ حدیث صحیح میں فرمایا: "احب الاعمال

الی اللہ ادومہا وان قل" اللہ تعالی کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے کہ ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔(فتاوی رضویہ، ج7،ص 446،447،رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں:"تہجد سنت مستحبہ ہے تمام مستحب نمازوں سے اعظم واہم، قرآن واحادیث حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ترغیب سے مالامال، عامہ کتب مذہب میں اسے مندوبات ومستحبات سے گنا اور سنت مؤکدہ سے جدا ذکر کیا، تو اس کا تارک اگرچہ فضل کبیر وخیر کثیر سے محروم ہے گنہگار نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج7، ص400، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے" جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے۔ کہ صحیح بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا:"اے عبد اللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔(بہار شریعت، ج1، حصہ4، ص678، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم